جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن
بھی متروک ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو ذوبی
کہتے ہین اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوس مین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور
خصی لغت مین خصیہ کردہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے مع و بدانکہ رکن دوم از مثمنات
کہ چہار خانہ نبود و از مسدسات و مربعاتی کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ
خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بود ت اور معلوم ہو کہ رکن
دوم مثمنات مین جو وقت چہار خانہ نہون یعنے مسمط نہون کس واسطے کہ مسمط مین ارکان برابر
اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات اور مربعات مین جس وقت دو نیمہ نہون یعنے مسجع نہون کس واسطے
کہ مسجع مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ در رکن دوم مقبوض استعمال کرین
یعنے مفاعلن لائین اور یہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے
جب رکن دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدہ سے یعنی برابر لائین اختلاف نکرین اور رباعی
حال محقق خود بیان کرتے ہین مع اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکدگر روا بود و میان یا
و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع تسکین او اسط روا بود و خلطش با تحریک ہم روا بود و بدین سبب
رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق
شاید بران تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد آما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت
نہ بندد و رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از ازدواج این شش وجہ
با چہار وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند ت لیکن ترانے
مین خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیکدگر روا ہے اور درمیان یا اور
نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دونون ساکن دونون ہمبونکے ساتھہ ہی گر نہین
سکتے اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف
اوسط کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط تسکین کا ساتھہ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہہ
مسکن ہو اور ایک جگہہ متحرک اسمین کچھہ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا
مقبوض مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

یعنے مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنے مفاعیل لائق ہے بشرطیکہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے مفاعلن تخنیق ممکن نہوگی کسواسطے کہ جس رکن مین تخنیق کرتے ہین ماقبل اوسکا حرف متحرک ہوتا ہے اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہوسکے گی اور رکن چہارم ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنی فعل چاہیے پس ان چھہ وجہون کی آمیزش سے ساتھہ چار وجہون رکن چہارم کی چوبیس وجہیں حاصل ہوتی ہین کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہین چھہ وجہین یہہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن یا مفعول یا مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہہ ہین کہ رکن چارم فاع یا فعول یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن سالم دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعولن اخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا فاعلن اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوآن فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اور چوبیس وجہین اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین تفصیل اونکی یہہ ہے جو لکھی جاتی ہے

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قولہ این شش وجہ کہ حاصل شدہ ست از ضرب چار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق با دو وجہ رکن سوم یعنی مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلامہ اتنا سمجھہ مین نہ آیا کہ جب چار کو دو مین ضرب دیجیے آٹھہ ہوتے ہین نہ چھہ چوبیس کا نکلنا کیسا ہم و ابن محمد را

خاصیتی ست وآن انست که وروی از وی زده سبب خفیف مصراعی افتد برینگونه شعر ای دلبر
دل شد خوش جان هم شد نو خوشتر ٭ واین وزن اول مثمن است که رکن آخر سالم است واگر
یک یک سبب از وی افگنی وزنی دیگر شود هم از اوزان این بحر تا آنگاه که پنج سبب بماند
و مصراعی بود از مربع این بحر برینگونه شعر ای دلبر دل شد هم بسبب تسکین متحرکات است
پس هشت وزن حاصل آید برین ترتیب که فضل هر یکی بر دیگری بیک سبب خفیف باشد
ست اور اوس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اسمین بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع
آتا ہے جیسا کہ مرقوم ہوا مثمن ہے وزن اوسکا یہہ ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہہ وہی
وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے یعنی مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی
مثال یہہ ہے مصرع ای دلبر جادو وش وای فتنۂ اہرمن ٭ پس جب ارکان مخنق ہونگے بروزن
مفعولن مفعولن مفعولن چار بار ہو جاوے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے
گرا دے تو ایک وزن اور پیدا ہوتا جاوے اس بحر کے اوزان سے ہی اور تسکین متحرکات سے
بھی یہان تک کہ پانچ سبب رہجا وین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مربع
مثمن ہے اور وزن اوسکا مفعولن فعلن ہے پس آٹھ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے
کہ فضیلت ایک کی دوسرے پر ساتھ ایک سبب خفیف کے ہے مثلا اخرب مثمن یہہ وزن ہے
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
مصرع اوسکا ہے صد سال باسید سلامی و پیامی ٭ اور جب دو سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول
مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے بااین ہمہ درد و تو گر خاک شوم ٭ اور جب تین سبب
کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا ہے تاکی بود ای کودک سنگین دل
اور جب چار سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہے کس نیست جگر
خوار تر از من ٭ اور جب پانچ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے
با تو نتوان گفت سخن ٭ اور جب چھہ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مصرع اوسکا ہے
اکنون که چنین زارم ٭ اور جب سات سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفعولن مصرع اوسکا ہے اے
یار گرامی ٭ اور علی ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہہ مصرع ہے ہے

رجز

ای دلبر دل شدہ • کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن م رجز و این بحر ہم در ہر دو
لغت مستعمل ست و اصلش تازیان را در دائرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و مجزو و مشطور
و منہوک بکار دارند و او را ایک عروض و دو ضرب باشد و بر پنج وزن آید دو وافی و یکی مجزو و یکے
مشطور و یکے منہوک و بیتہا لیش اینست ت یہہ بحر بھی دونون لغت یعنی عربی اور فارسی مین
مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرۂ تازی مین مستفعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکو
وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضرب ہین
یعنی سالم اور مقطوع مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنی مسدس اور
ایک مجزو یعنی مربع اور ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک یعنے
دو رکن دونون مصرعون مین اور بیتین اوسکی یہہ ہین م ا شعر دَارٌ لِسَلْمیٰ اِذْ سُلَیْمیٰ جَارَةٌ
قَفْرٌ تَرَیٰ آیَاتِہَا مِثْلَ الزُّبُرْ • عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی مستفعلن جیسا کہ مرقومۂ متن ہین معنی اوسکے یہہ ہین کہ یہہ گھر معشوقہ سلمیٰ کا ہے
جسوقت سلیمیٰ ہمسایہ اوسکی تہی خالی دیکھتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ دال ہو
نویسندہ سے ہے تقطیع یہہ ہے دارن لسل مستفعلن ما اذ سلی مستفعلن ما جارتن مستفعلن قفرن ترا
مستفعلن آیاتہا مستفعلن مثلز زبر مستفعلن م ب شعر اَلْقَلْبُ مِنْہَا مُسْتَرِیْحٌ سَالِمٌ
اَلْقَلْبُ مِنِّیْ جَاہِدٌ مَجْہُوْدٌ • عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است ت
دوسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن معنی یہہ
ہین دل اوس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور بلا میں ڈالا گیا ہے مستریح بالضم
طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح والضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع القلب
من مستفعلن ہا مستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن القلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہود
مفعولن یہہ دونون وزن وافی ہین م ج شعر قَدْ ہَاجَ قَلْبِیْ مَنْزِلٌ • مِنْ اُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرٌ •
و این مجزو است و عروض و ضرب سالم ست ت تیسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب
اوس مین دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ یار عمرو سے
خالی ہے تقطیع یہہ ہے قد ہاج قل مستفعلن بی منزلن مستفعلن من ام عم مستفعلن رن مقفر

مستفعلن

مستفعلن اور یہہ مجزو ہے م ۳ شعر ما اج اُحزانا * وشجو اقد شجا * واین مسطور است
وعروضش ضربش باشد وصدرش ابتدایش ت چوتھا شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ مشطور ہے
یعنی تین رکن دونون مصرعون مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا
ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا میں مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون
مصرع اسکے بجاے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر
اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہہ ہین کون چیز ہیجان مین لائی خر تونکو اور رنج کو یا حاجت کو
کہ اوسنے محزون کیا شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہہ ہے
ما اج اح مستفعلن زانن وشج مستفعلن ون قد شجا مستفعلن م ۵ شعر یا لیتنی فیہا جذع *
واین منہوک ست مانند مشطور وحشو ندارد ت پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ منہوک ہے
یعنی نصف مجزو مربع مانند مشطور کے یعنی اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک ہے
فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنی یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس
زمانے مین جوان یہہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا
تقطیع یہہ ہے یالیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن جذع بفتحتین جوان از منتخب م ۶ عبد الصمد
بن معذل رجزی گفتہ است وہر بیتی از ان رکنی برینگونہ شعر قالت حبل آذا التخبل
بذار تجل حین اختفل اہدی ابصل * وحکم این حکم شعرہای ست کہ ہر بیت از ارکان انرا تعمل
گفتہ اند بتکلف ت اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوسمین
ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین کہ کہا سماۃ حبل نے یہہ کیا ہے الت
کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیاز کو تقطیع قالت حبل مستفعلن ماذ التخبل مستفعلن بذار جل
مستفعلن حین حفل مستفعلن اہدا البصل مستفعلن پس حکم ان شعرونکا حکم اون شعرونکا ہے کہ زیادہ
ارکان مستعملہ سے کہے ہین بتکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بفتحتین ایک نوع ہے شعر کوتاہ
سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی
المنتخب م ولطریق زحاف در یہہ کنما خبن وطی وخبل روا بود ودر ضرب مقطوع خبن مشترروا بود

ورکن آخر مشطور مقطوع و مخبون مقطوع بسیار آمدہ است و خلیل آنرا در عدد نیاوردہ است اور
بطریق زحاف کے سب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طی یعنی مفتعلن اور خبل یعنی فعلتن روا ہے
اور ضرب مقطوع مین یعنی جب ضرب مفعولن ہو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنی ضرب بجاے
مفعولن فعولن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنی مفعولن اور
مخبون مقطوع یعنی فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل
قائل مشطور مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور ہر ایک دو حصہ
رکھتا ہو یہہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ان مثنے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قائل اوسکا
ہوا ہے کذا فی المفتاح ھ و اما پارسی اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار در دائرہ باشد
و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی و از ہر یک وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن و مسدس
و مربع و مثنے آوردہ اند و بر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کمتر استعمال کنند
و سالم و مطوی را چہار عروض و دہ ضرب آوردہ اند و بر ہر دو وزن نہادہ و با مخبون پنج عروض
و دوازدہ ضرب باشد و بر چہل و چہار وزن باشد ت در فارسی مین اصل اس
بحر کے دائرے مین مستفعلن آٹھ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی
اور ہر ایک کو انہین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع
اور مثنے لاے ہین اور وجہ تفسیر کی یہہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان نہو
اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنی تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہے
ہین اور مخبون کو کہ ہم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض
اور دس ضربین لاے ہین اور دس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملاکر پانچ عروض
اور بارہ ضربین ہین اور یہ چوالیس وزنون پر آتی ہے ھ رجز سالم عروضیان گفتہ اند این

بحر سالم

نوع را دو عروض و پنج ضرب ست و بر یازدہ وزن آمدہ چہار مثمن و چہار مسدس و پنج مربع و دو
مثلث و سہ مثنے باین تفصیل مثمنات ت رجز سالم عروضیون نے کہا ہے کہ اس نوع کے
دو عروض ہین یعنی سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا احذ مفعولان اور
پانچ ضربین ہین یعنی سالم اور مذال اور احذ اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور گیارہ وزنون پہ

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک مثنے اگرچہ قیاس
چاہتا ہے کہ پچاس ہون اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور
جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہون تفصیل اون پندرہ کی یہہ ہے مثمنات هم اعروض
سالم یا مذال اور ضرب مذال ب عروض همچنان وضرب سالم و هر دو بحقیقت یک وزن است
وحکم مذال درین وزن همان است که حکم مسبغ در هزج مثمن چه این وزن در درازی و تمامی حاوی
آن است و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت تو سود مادی خشم تو مار زیان *
سود تو همیشه با بها لیکن زیانت رایگان * و مسمط چهارخانه برین وزن خوش آید وزن
پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اسلیے
کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس
وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا تھا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہہ وزن درازی اور تمامی
مین برابر اوسکے ہے اگر مذال لائین گے بیت دائرے سے نکل جاے گی مگر ایسا شاعرون نے
بہت کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب سمجھتے ہین بجا لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی اوپر
جو مرقوم متن ہے اوس کا بیت مذکور مین یعنی قیمتی تقطیع بیت مذکور اسطرح ای دولتی مستفعلن
تو سود ما مستفعلن دی خشم تو مستفعلن مار زیان مستفعلن سود تہی مستفعلن شا با بہا مستفعلن
لیکن زیا مستفعلن نت رایگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف و نون کو بجاے ایک حرف کے
لیجیے مثال سالم کی ہے ورنہ مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے
بلکہ مثال مذال نچاہیے کہ بیت دائرے سے نکلجاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی
اور مسمط چارخانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت خسرو غریبست و گدا افتادہ
در شہر شما * باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری هزج عروض سالم اور ضرب اعرج
برینگونہ بیت آگہ شوم از بوی خوش بی آنکہ کس گوید مرا * گر بگذرد دلخواہ من پیش در هم
سنگیران * بیت تیسرا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بتسکین
لام مستفعلن جیسی بیت مرقومہ متن مین معنی بیت کے یہہ ہین کہ بے اطلاع آگاہ ہوجاؤن مین

بوسے خوش سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا آخر شب
تقطیع یہہ ہے اگہ شوم مستفعلن از بوی خوش مستفعلن زانکہ کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذرد
مستفعلن دلخواہ من مستفعلن بیتی ورم مستفعلن شبگیر ان مفعولان معلوم ہو کہ یہہ مفعولان بجای
مستفعلن مسکن اللام ہے اور شبگیر بمعنی سحر وقت و بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا
رات کو قبل صبح اور بعد آدھی رات سے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سی کوانی الغیاث
شبگیران الف و نون صفت ست و آن حال واقع گشتہ از دلخواہ و معنیش شبینہ راہرو و صاحب
میزان بمعنی شبگیران کہ صبحگاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہرگاہ شبگیران بمعنی سحرگاہ
لغت مین آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر محض غلط ٹھہرا م ۔ عروض مقطوع یا اعرج و ضرب ہمچنان
بر ینگونہ بیت تا کی کنی ما استم بر عاشق بیچارۂ ۔ روزی بود کز جور تو گردد شہر آوارہ
و متاخران برین دو وزن شعر کم گویندت چوتھا وزن عروض مقطوع یعنی مفعولن یا اعرج یعنی
مفعولان اور ضرب اوسیطرح یعنی مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومۂ متن ہر لفظ ما ما
بمعنی ای ماہ اوسما سے مراد معشوق ہے تقطیع یہہ ہے تا کی کنی مستفعلن ما استم مستفعلن بر
عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد شہ مستفعلن ر اوارہ
مفعولن اور متاخرون نے اس وزن سوم اور چہارم مین شعر کمتر کہے ہین م ۔ سادست ہ
عروض سالم یا مذال و ضرب مذال مثالش بیت تا کی مرا گوی کہ از من باش دور ۔ گر دور باشم
از تو چون باشم صبور ۔ و عروض ہمان و ضرب سالم و بتحقیقت ہمان است ت پانچوان وزن
عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان شعر مثال کا
مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان
گر دور با مستفعلن شم از تو چو مستفعلن باشم صبور مستفعلان وزن چھٹا عروض وہی یعنی سالم
یا مذال اور ضرب سالم اور یہہ حقیقت مین وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کی
مغیر وزن نہین ہے لہذا مثال بھی اسکی علاحدہ نہ لکھی م ۔ عروض سالم و ضرب اعرج ع عروض
سالم و ضرب مقطوع و ہر دو یکی است مثالش بیت ہرگز نکردم با تو جا تا ان من بدی ۔
پس چونکہ از نیکی نیم بر خور دار ت ساتوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج

یعنی مفعولان وزن آٹھوان عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہہ دونون
وزن ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ مستفعلن
چون مثال مین معنی چرا ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ہرگز نگر مستفعلن ہم باتجا مستفعلن یا من بدی کز
پس چوکہ از مستفعلن یکی نیم مستفعلن خرور مفعولان اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک
مثال کافی ہے ہم مربعات ط عروض سالم یا مذال وضرب مرفل مثالش رودکی گوید شعر
ای دل بہ تیز آتش بپری ✤ یا زیر چنگال عقابی ✤ ت مربعات نوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن
یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقومۂ متن ہے معنی
شعر کے یہہ ہین کہ ای دل آتش تیز عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب مین ہے کہ وہ تجھکو
اوڑا لئے لیے جاتا ہے تقطیع یہہ ہے ای دل بتی مستفعلن ز آتش بری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن
گالی عقابی مستفعلاتن اس جگہہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع
مستفعلن در عربی و فارسی در سابق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان مرفل
مین پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد و خاص بود بوزن مجزو او فروع متفاعلن مین بھی
متفاعلاتن اور مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھہ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود
بکامل پس جب ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروع مستفعلن مین مرفل بطور عربی
کیون لکھتے مگر فارسی ہین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن ہین خلاف قیاس ترفیل لائے ہین اوسکا شعر
محقق نے لکھدیا مراد یہہ کہ یہہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سوا
دا فی آنچہ گفتہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اندم می عروض ہجبان است وضرب مذال یا عروض
ہجبان وضرب سالم و ہر دو یک حکم دارد مثالش شعر ای دلبر آزادہ خو ✤ تا کی عتاب و جنگ تو
ت دسوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب مذال یعنی مستفعلان گیارہوان وزن
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اوزان دونونکا ایک حکم ہو یعنی وزن
واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اوسکی یہہ ہے ای دلبری مستفعلن آزادخو مستفعلن
تا کی عتا مستفعلن بو جنگ تو مستفعلن ہم ییب عروض سالم یا اعرج وضرب اعرج بر نیگونہ شعر
ناخوردہ بادہ چشم تو ✤ گوئی چرا شد مخمور ہ ت بارہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن

یا اعرج یعنی مفعولان اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے تقطیع
یہہ ہے تا خرمی با مستفعلن دا چشم تو مستفعلن گوئی چرا مستفعلن بشد مخمور مفعولان مص تج
عروض سالم یا مقطوع وضرب مقطوع برینگونہ بیت گر یار دیگر داری ہ زان آیدم شوری
ست تیرہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مفعولن وضرب مقطوع
یعنی مفعولن شعر مثال کا جیساکہ متن مین لکہا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے گر یار دی مستفعلن
گر داری مفعولن زا ایدم مستفعلن شوری مفعولن مص شانت ی بدیع بلخی برین وزن قصیدہ
گفتہ است کہ اولش این ست بیت نو شد جہان زمین نو بہار و سال نو بد ولعبت فتنہ کردہ
وکسے دیگر برین وزن نگفتہ است ست شانت یہ دہوان وزن ہ بدیع بلخی نے اسی وزن مین
قصیدہ کہا ہے جیساکہ شعر اول اوسکا متن مین لکہا ہے اور عرب سے تتبع کیا ہے
اور کسی اور نے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے تقطیع نو شد جہا مستفعلن زمی نو بہا
مستفعلن ر و سال نو مستفعلن مص ثمنی یہہ بیت بدخو تی بر کیمیا ست ثنی یعنی مصرع ایک
رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی جیساکہ متن مین لکہی ہے یعنی
بیت کے یہہ ہین کہ معشوق بدخو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یا مراد کیمیا سے حسن خداد
تدبیر صائب ہو تقطیع یہہ ہے بدخو تے مستفعلن بر کیمیا مستفعلن مص ومستعمل نزدیک
متاخران ازین جملہ وزن اول بیش نیست وباقی از جہت تتبع شعر عرب گفتہ اند ومسدس از
یا مربع از دیگر ان بہتر باشد ست اور مستعمل نزدیک متاخرون کو ان سب وزنون سے اول
بہت ہے یعنی ثمن ودانی اور باقی جو کچہہ کہا ہو بجہت تتبع عرب کے کہا ہو اور مسدس سالم ویا مربع
اور وزنون سے بہتر ہے مص وہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدہ مجابات عبد الصمد بن المعذل ہر بیت
از یک رکن کہ اولش اینست بیت شو بگذر اندر نگر باد سفر ہ یا در حضر وبدی اپسر نزد خود بتر ہ
ست اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب عبد الصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اوسکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہہ ہے جیساکہ متن مین کہا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن
وقس علی ہذا مص رجز مخبون ہمہ ارکان مخبون بود وعروضیان بازای مرتبتی از سالم تبی از مخبون
بیارند مگر آنکہ ضرب مرفل باشد واعرج ومقطوع بے خبن آورند وہمہ تکلفے بود واز ہمہ بہتر ثمن

بیارند :

یا مسدس باشد ہمہ ارکان مخبون **بیت** دو دیدہ دارم از سرشک غرقہ گشتہ ای صنم ❊
ولیک زاتش دلم بماندہ خشک ہر دو لب ❊ و باقی برین قیاس **ت رجز مخبون** اس مین
سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت
مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اوسکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور اعرج یعنی مفعولان اور
مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بی خبن لاتے ہین اور یہہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب
اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مخبون کی جیسی محقق علیہ الرحمہ نے
لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دو دیدہ دا مفاعلن رمز سرش مفاعلن کغر قگش مفاعلن تہ ای
صنم مفاعلن ولیک زا مفاعلن تشی دلم مفاعلن بماند خشک مفاعلن کہر دو لب مفاعلن اور باقی
اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے
ہین او تنہی وزن رجز مخبون کے بھی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور اعرج اور مقطوع
پڑتی ہے اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہہ عبارت
لکھی ہے **مش** باید دانست کہ مرفل و اعرج و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس ۱۵ وزن دوازدہ ماند دو
مثلث و مثنی ہم در نیاید پس باقی ماندہ وزن برای مخبون چہار از مثمنات و دو از مسدسات
و چہار از مربعات تم کلامہ قتامل **م رجز مطوی** ہمہ ارکان مطوی بود و عروضیان بازای
ہر بیتی از سالم بیتی ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل را ہم مثالی بیاوردند و این وزن از مخبون
خوشتر بود مثالش از مثمن **بیت** تا سفری شدہ بت من جان و دلم شد سفری ❊ روز و شب
از غم فرقت اندیشہ من نوحہ گری **ت رجز مطوی** اس مین سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن
ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین
کہ اوسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہہ وزن مخبون سے
خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری یعنی مسافر تقطیع یہہ ہے تا سفری
مفتعلن شد بت من مفتعلن جان دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شب مفتعلن فرقت او مفتعلن
پیشہ من مفتعلن نوحہ گری مفتعلن **م** مثالش از مسدس **بیت** ای صنم از عشق تو بیمار شدم ❊
تو نکنی ہیچ بکارم نظری ❊ **ت** مثال مسدس کی جیساکہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای صنم

مفتعلن عشق ہی مفتعلن بار شدم مفتعلن تو نکنی مفتعلن ہیچ بکا مفتعلن بسم نظری مفتعلن هم تشکیر
اوسط ہمہ جا روا دارند وانگاہ میان ضرب اعرج وضرب مطوی مذال مسکن ومیان ضرب مقطوع
وضرب مطوی مسکن فرق نماند ودر عدد وضرب خبط لازم آید وانیجا هم ابیات از اسباب متوالی
برخیزد امّا نہ بران ترتیب کہ در ہزج ست اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز رکھتے ہین یعنی تین
متحرک متوالی مفتعلن مین اوسط کو ساکن کر کے بروزن مفعولن کہتے ہین پس اوس وقت یعنی
وقت تسکین اوسط سہ متحرک متوالی مفتعلن کے درمیان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنی مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
فرق نہین رہتا اور عدد ضرب مین خبط لازم آتا ہے یعنی کچہہ امتیاز یکدیگر نہین رہتا اس جہت سے
مطوی کو ساتھہ مقطوع اور اعرج کے نہین لاتے اور یہان بہی یہ تین اسباب متوالی سے
پیدا ہوتے ہین یعنی جب مفتعلن سب جگہہ مسکن ہو کر مفعولن مفعولن ہوا تمام بیت مین اسباب
جمع ہو گئے لیکن نہ اوس ترتیب سے کہ ہزج مین یعنی ہزج مین ایک ایک سبب کم کرنے سے
آٹھہ اوزان ہوئے تھے اوسی وزن سے یہان یہ صورت نہین ہے هم ومتاخران بر مثمن
این بحر شعر گفتہ اند وبا شد کہ درمیان ارکان بیتی مخبون افتد وعیبی زیادت نباشد امّا تناسب نگاہ
باید داشت مثالش از شعر سنائی بیت دست کسی برنرسد بشاخ ہویت تو ۞ تا رگ تجیت
او زبیخ وبن برنکنی ۞ چون رکن سیم مصراع اول مخبون آوردہ نظیرش از مصراع دوم بجہت
تناسب مخبون آوردہ ودر باقی قصیدہ ہیچ رکن مخبون نیست ودرچنین بسیار نشاید کہ استعمال کنند
ست اور متاخرون نے اس بحر کی مثمن مین شعر کہے ہین اور کبہی درمیان ارکان کسی بیت کے
رکن مخبون آجاتا ہے اور یہہ عیب البتہ ہے مگر وزن مین فرق نہین لیکن تناسب کو نگاہ رکہنا چاہیئے
یعنی وقوع اوسکا اگر ہو تو دونون مصرعون مین ہو مثال اوسکی شعر سنائی شاعر کا ہے سنائی بفتح
نام ایک شخص کا کہ حکمت اور شاعری مین مرتبہ اعلی رکہتا تہا اور سنا بمعنی روشنی کذا فی الغیاث
والکشف تقطیع شعر کی یہہ ہے دست کسی مفتعلن برنرسد مفتعلن بشاخ ہو مفاعلن یت تو مفتعلن
تا رگ بیخ مفتعلن بیت او مفتعلن ز بیخ وبن مفاعلن برنکنی مفتعلن چونکہ شاعر رکن سوم مصرع اول کا
مخبون لایا مثل اوسکے رکن سوم مصرع دوم کا بہی بجہت تناسب کے مخبون لایا اور باقی قصیدے

ہین کوئی رکن مجنون نہین ہے اور ایسا بہت استعمال کرنا نچاہیے ہُوِیَّت بتشدید واو و یا
بمعنی حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہُوِیَّت بضم اول و کسر واو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بعدہ
فوقانی مرتبہ وحدت و ذات باری تعالی و لاہوت کشف ہے کذا فی الغیاث بخیت بالحاق
یا و تا ی مصدری بخب سے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہہ ہین
کہ ہاتھہ کسی کا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ
نجابت اوسکی بیخ و بن سے اوکھاڑ کر پہینک دے توہم و بعضے از متاخران مجنون و مطوی
با یکدیگر تالیف کنند و بیتے از مفاعلن و مفتعلن چہار بار یا برعکس بکار دارند و خوش باشد مثال
اول شعر زنہیکوان لطف و کرم مفتعلن سزا ترا زجور و ستم * مدار ازین بیش بغم دل مرا ماہ رخا * و اگر جائی
درین ترتیب بگردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ
ہنوز فربہ است با تو ازین قوی دلم * چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بلاغری * گرچہ بموضع لقب مفتعلن
دو بارہ شد بہ تجرز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری ت اور بعضے متاخرین نے مجنون اور مطوی کو
با یکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنی مفتعلن مفاعلن سے
چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیساکہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
زنہیکوا مفاعلن ںلطف کرم مفتعلن سزا ترا ز مفاعلن جور و ستم مفتعلن مدار ازی مفاعلن ں بیش بغم
مفتعلن دل مرا مفاعلن ماہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہہ پر یہہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے
ہین جیساکہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ بترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن
مفاعلن چار بار و دونون شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اونکی یہہ ہے کیس ہنو مفتعلن
ز فربہ ہس مفاعلن با تازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چار چہ خا مفتعلن قانیگر مفتعلن کیس رسد مفتعلن
بلاغری مفاعلن گرچہ بمو مفتعلن ضع لقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن دو بارہ شد مفاعلن بجز قا
مفتعلن عدہ نشد مفاعلن تا تبہا مفتعلن نا وری مفاعلن معنی یہہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہہ
رکن مفتعلن دو بارہ آگیا مگر یہہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسے کا فربہ ہونا یعنی
لبریز ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی
بجای مفتعلن مسکن آتا اس سے بہتر ہوتا ہم رمل و این بحر ہم بتازی و ہم بفارسی مستعمل است و اصلش

رمل

تازی در دائرہ فاعلاتن شش بار باشد و در بنا وافی و مجزو بکار دارند و او را دو عروض و چهار ضرب بود و بر شش آن یک وافی و سه مجزوه بمثالش اینست ت یہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چھہ بار ہے اور استعمال مین وافی اور مجزو لاتے ہین اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن اور چار ضرب ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنی فاعلیان تیسری مقصور یعنی فاعلان چوتھی محذوف یعنی فاعلن اور چھہ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور مثالین اوسکی یہہ ہین م شعر اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّی مَالُکًا ✦ اَنَّہٗ قَدْ طَالَ حَبْسِی وَانْتِظَارِی ✦ عروض محذوف و ضرب سالم است ت پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ پہنچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر بات کی جیسا کہ پہنچانا خبر کا چاہیے کہ تحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہہ ہے ابلغن نع فاعلاتن مان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن اور مالکا بروزن مفعل مصدر یعنی ابلاغ ہے م و اگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خوانده اما مستعمل نیست ت اور اگر عروض سالم لائین خلیل نی اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے م ب شعر مِثْلُ سَحْقِ الْبُرْدِ عَفّٰی بَعْدَکَ ✦ اَلْقَطْرُ مَغْنَاہُ وَتَاْوِیْبُ الشَّمَالْ ✦ عروض محذوف و ضرب مقصور است ت دوسرا شعر جو مرقوم متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان ہے بُرد بالضم جامہ مخطط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اور جای معیشت منتخب سے تاویب دنکو چلنا منتخب سے معنی یہہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا بعد تیری بارانے مکان اوسکا اور روزینہ چلنا شمال نے اور لام القطر کا شمال مصراع اول ہے تقطیع یہہ ہے مثل سحقل فاعلاتن بردعفا فاعلاتن بعدکل فاعلن قطر معنا فاعلاتن ہو وتاوی فاعلاتن بشمال فاعلان م ج شعر قُلْتُ لِلْخَنْسَاءِ لَمَّا جِئْتُہَا ✦ شَابَ رَاْسِیْ بَعْدَ ھٰذَا وَاشْتَہَبْ ✦ ہر دو محذوف ست و این ہر دو نیست ت تیسرا وزن شعر جیسا کہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فاعلن خنسا نام عورت معنی ہین کہ کہا خنسا سے کہ جسوقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوا سر اور بعد اس جانے کے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہہ ہے قلت للخن فاعلاتن سا الما

فاعلاتن جیتہا فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعدما ذا فاعلاتن وشتہب فاعلن یہ تینون زبان
جو بیان کیے وافی ہین ۞ شعر یا خلیلیّ اربعا واستخبرا رسمًا بعسفانٌ ۞ عروض سالم وضرب مسبغ است
ست ۞ چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے
یعنی فاعلیّان خلیل بمعنی رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک
موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسما ربعًا بھی ہے بمعنی
مسکان اور سین واستخبرا کا متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہ ہین ای دو رفیقو میری ٹھہرو اور خبر لو
آثار مسکان معشوقہ سے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہ ہے یا خلیلی فاعلاتن یربعا و
فاعلاتن ستخبرا رس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان ۞ شعر مقفراتٌ دارساتٌ ۞ مثل آیات
الزبور ۞ ہر دو سالم است ست پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم
ہین یعنی فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہ ہین کہ مکانہا سے
خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہ ہے
مقفراتن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن مثل آیا فاعلاتن تزبوری فاعلاتن ۞ شعر ما لما
قرّتا به العینانُ من هذا الثمنْ ۞ عروض سالم وضرب محذوف ست و دین ہر سہ مجزو ست
ست چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
عین اور یا عینان مین متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہ ہین مدت ہوئی کہ خنک ہوئین واسطے
دونون آنکھین میری اس معشوقہ سے کہ نام اوسکا ثمن ہے اور بعضے نسخون مین بجاے طالما
مالما ہے اس صورت مین معنی یہ ہوے کہ کیا ہے ثمن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خنک ہوئین
تقطیع یہ ہے طالما قر فاعلاتن رت بہلعی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذثثمن فاعلن یہ تینون
وزن مجزو کے ہین ۞ وامّا زحافش در ارکان خبن وکف وشکل روا بود مگر آنچہ در ضرب افتد
ومیان نون والف کہ بعد فاے رکن دوم وسوم محیط باشد معاقبہ باشد وارکان باین سبب صدر یا عجز
یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است ست وامّا زحاف اوسکی ارکان مین خبن یعنی فعلاتن
اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوس مین
کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف اور نون کے جو فاے رکن دوم سے فاسے

رکن سوم تک محیط ہین معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن پس نون فاعلاتن اول اور الف
اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فا سے رکن دوم سے فا سے رکن سوم تک اور درمیان
انکے دو جگہہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببون کے ساکن آخر یا سلامت رہین گے یا ایک انمین
گریگا دونون متّانگر نگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگی جیسا کہ
قبل ازین کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن مین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلاے گا اور اگر
فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلاے گا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین
ہوگا اور اگر رکن سب سلامت رہین گے بری کہلائین گے م و اما بفارسی این بحر دو نوع آید
سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمرند و ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک
یعنے مثمن و مسدس و مربع و مثنے آوردہ اند و جملہ را ہشت عروض و چہاردہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند
برسی و چہار وزن است ت لیکن فارسی مین یہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور
بعضے عروضی ان دونون کو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور
اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور ان سب کی آٹھ عروض اور چودہ
ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ چونتیس وزنون پر ہے م رمل سالم عروضیان این نوع را
پنج عروض و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن است ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع
و یکے مثنے ت رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن
دوسرا محذوف یعنے فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف احج مجبون یعنی فعول یا محذوف
مقطوع مجبون یعنی فعل چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنے فع پانچوان مشعث
یعنی مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسری
محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف احج مجبون یعنی فعول پانچوین محذوف مقطوع مجبون یعنی
فعل چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتوین محذوف احذ یعنی فع آٹھوین مسبغ یعنی فاعلیان
نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع
اور ایک مثنے م مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم شالش شعر چند گریم چند نالم چند باشم
جفت اندوہ چند نیست کو مئی ماہ روی مر مرا زین غم رہائی ت مثمنات پہلا وزن عروض اور

ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہہ ہی
چند گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوئی فاعلاتن
ماہرو سے فاعلاتن مر مرا زین فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روی ای ماہ روی من و بجائے
ماہ روی ماہ رویان بھی بعضے نسخون مین ہے اور جفت اندہ یعنی صاحب اندوہ ھ ب عروض
مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش بیت مر مرا از جان و دل چیزی گرامی تر نبود ٭ دل بدادم
روز وصلت جان دہم روز فراق ست دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنے
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن مین لکھا ہے تقطیع یہہ ہے مر مرا از
فاعلاتن جان و دل چی فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن تر نبود فاعلان دل بدادم فاعلاتن روز وصلت
فاعلاتن جان دہم رو فاعلاتن ز فراق فاعلان ھ ج عروض ہمانست ضرب محذوف ست و بحقیقت ہمان
وزن ست ست تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض
مقصور اور ضرب محذوف کی یہہ ہے بیت نی مرا آرام در شہر نہ در وادی قرار ٭ ہمچو من در
عشق مجنون دگر پیدا نشد ٭ مثال دونون محذوف کی بیت بر امید نقش روی دست
نقاش ازل ٭ نقش با بر بست لیکن چون نو کمتر یافتہ ھ د عروض محذوف اعرج مجنون یا محذوف
مقطوع مجنون و ضرب محذوف اعرج خبون بر بنگو نہ بیت تا کی از ہجران نگارا چند باشم بددر ٭
سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور ست چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مجنون یعنی فعول
یا محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے معنی یہہ کہ کب تک ہو نہین اور صبر کرون مین کہ مثل سنگ و آہن کے سخت نہین ہون
تقطیع یہہ ہے تا کی از ہج فاعلاتن ران نگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بددر فعول سنگ آہن فاعلاتن
نیستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول ھ ہ عروض ہمان و ضرب محذوف مقطوع مجنون
بر بنگو نہ بیت با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی ٭ ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ست
پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل شعر مثال کا
جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے با تو خو فاعلاتن بی کرد خا ہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن

کنی فعل ور تو نشنی فاعلاتن کرد خواہی فاعلاتن یا نشنی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنی خواہم کرد اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد م و عروض محذوف مطموس یا محذوف احذ و ضرب محذوف مطموس مثالش **شعر** کار خویش از چاکر خود از چہ داری راز کار خویش را رازداری از سخن چین دار ست چھٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع مثال اوسکی جیساکہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے بمعنی کتمان اور عدم افشا اور رازداری بمعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہہ ہین کہ کام اپنا اپنے چاکر سے کیون چھپاتا ہے اگر چھپا تو سخن چین سے چھپا تقطیع یہہ ہے کار خیشم فاعلاتن چاکر خد فاعلاتن از چہ داری فاعلاتن راز فاع کار خیشہ فاعلاتن رازداری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دار فاع م ز عروض ہمان وضرب محذوف احذ مثالش **شعر** مرد دانا راز دانا یار باید خوب گر تو دانائی تراہم یار دانا بہ ۞ واین چہار وزن اخیر نزدیک متاخران مہجور ست ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب محذوف احذ یعنی فع مثال اوسکی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب گر تد انا فاعلاتن ئی تراہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع اور یہہ چارون وزن اخیر یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم متاخرون کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین م مسدسات ح عروض سالم وضرب مسبغ مثالش **شعر** ای نگار اگر تو نیکو تر نہ بینم ۞ عاجز اندر صورتت صورت نگاران ت مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای نگار فاعلاتن گرت نیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن عاجز اندر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف نگارا یا بمعنی متکلم جیسے ملاذا اور معاذا بمعنی ملاذمن اور معاذ من غیاث سے یا الف تمدید اسلیے تعظیم کے جیسے طالبا اور صابا اور نصیرا اور جلالا یہہ بھی غیاث سے ہے م ط عروض وضرب ہر دو سالم و ہمان است کہ وزن اول ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور یہہ وزن وہی ہے یعنے وزن اول کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن مغیر وزن نہین ہے م ی عروض سالم یا شعث وضرب شعث مثالش **شعر** چند باشد نیک خواہت جفت اندہ ۞ ...

چند باشد دو دستدارت بازاری ٭ وار ذو شعث چنین باشد مثالش شعر چند باشم هم
بر نسیان بیچاره ٭ گشته شادی زین دل من آواره ست دسوان وزن عروض سالم یعنے
فاعلاتن یا شعث یعنی مفعولن اور ضرب شعث یعنی مفعولن مثال اوسکی جیساکہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن چند باشد
فاعلاتن دو دستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری یعنی ذلیل اور خوار ہے اور عروض
اور ضرب شعث کی بھی مثال متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشم فاعلاتن ہم بر نسیا
فاعلاتن بیچاره مفعولن گشت شادی فاعلاتن زین دلی من فاعلاتن آواره مفعولن یعنے
شادی میرے دل سے دور ہوئی ھم یا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور یعنے عروض
ہمان و ضرب محذوف و ہر دو یکے ست شعر صابری تا کے کنم در عشق تو ٭ راز پنہانی کنون
پیدا کنم ست وزن گیارہوان عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن بارہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
اور دونون وزن ایک ہین مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے کنون پی فاعلاتن دا کنم
فاعلن اور بعضے نسخون مین بجاے در عشق تو یاد در عشق ہے اس صورت مین عروض
مقصور ہوگا ھم و اگر عروض و ضرب فعول و فعل و فاع و فع کنند از مدید تقطیع توان کرد و از جملہ
مستعمل نزدیک متاخران چہارم و پنجم ست اور اگر عروض اور ضرب فعول مخبون محذوف
اعرج اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف اخذ کرین
مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیے فاعلاتن فاعلاتن فعول بر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلان ہے
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بر وزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بر وزن فاعلاتن فاعلن
فعلن ہے پس یہہ چارون وزن مدید کے ہین ح اینست مراد مصنف علام اما مخفی نماند کہ
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمی شود تم کلامہ کیون نہین آتا کہ

محقق علیہ الرحمہ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مجنون محذوف وضرب مجنون محذوف یا ابتر بکار برداشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک ہے اور الف اور نون آخر مین بجائے یکحرف ہے اور زیادت یک ساکن بھی مغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان از فروع فاعلاتن ست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے خبن در فاعلان مقصور جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز ہے اور رسالہ عبد الواسع مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے قتال ہم مربعات تیج عروض سالم وضرب مسبغ بدہر دو سالم وہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرو یا دلربا یا ٭ چونکہ باجاکر فسازی ت وزن تیرہوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودہوان عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومہ متن ہے اور اوس مین لفظ جاکر اشارہ طرف اپنے ہے تقطیع یہہ ہے کہ خوبرو یا فاعلاتن دلربا یا فاعلاتن چونکہ باجا فاعلاتن کر فسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش بیت جشم آندارم کہ گاہ انگنی سوے من نگاہ ہے ٭ تم کلام معلوم ہو کہ شعر مرقومہ متن مین بھی عروض اور ضرب دونون سالم ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی لکھنے کی کیا تھی ہم یہہ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور یو عروض ہمان وضرب محذوف وہر دو یک وزن مثالش شعر ہر کہ بد خواند ترا ہم از بدی ہست اوبری ت وزن پندرہوان عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان وزن سولہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی شعر کے یہہ ہین کہ اے معشوق تیرے خمیر مین ظلم وستم ہے پس اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ قاتل کہے حق بجانب اوسکے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہر کہ بدخا فاعلاتن مذاترا فاعلن از بدیہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہہ صاحب میزان نے حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بد خا فاعلاتن ند ترا ز فاعلاتن بدی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم وضرب محذوف ست نہ مثال عروض مقصور یا محذوف وضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش خواہد ترا بروزن فاعلن محذوف ست

وکلمه اند ربتید از مصرع ثانی خرم است که در وزن اعتبار ندارد گوییم خرم در فارسی برد و حرف زیاده
معهذا مصنف علام در فصل هشتم می آرد در هیچ موضع مثالش نیاوردیم تم کلامه حق یهه ہے
که اس جگهه وا د طالب علمی کی دی ہے قائل هم و این اوزان همه مثمن اند و حال ایشان همچنان است
که در هزج گفته شد و اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع کنند مصرع نتوان گفت و معقد شود ت
اور یہه اوزان مربع کے نیمه مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو ہزج مین کہا گیا که اوس ہزج مین بھی
اوزان مربع کے نصف مثمن کہے تھے اور اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع لائین اوسکو
مصرع نکہا چاہیے یعنی اوسکو دو مصرع علاحده ہم قافیه نکہا چاہیے اسواسطے که رکن دوم مثمن کا
ایسا واقع نہین ہوتا اور یہه نصف مثمن ہے پس وه معقد ہو جاویگا یعنی کہین گے که عروض
اوسکا نہ بدیہ ہے هم مثلی نیز مثالش شعر آفتابی مشکبوئی و بحقیقت این اوزان همه ده است
و تند اول از انجمله وزن است شنئے وزن سترہوان که مثال اوسکی مرقومه متن ہے
تقطیع یہه ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یای خطاب ہے
اور حقیقت مین یہه سب اوزان دس ہین یعنی ستره مین سات وزن ملے ہوئے ہین علاحده
نہین وه تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارہوان اور چودہوان اور سولہوان اور
ستد اول اون مین تین وزن ہین ایک مثمن ہین دوم اور سوم که ایک وزن ہے دوسرا مسدس
مین گیارہوان اور بارہوان که ایک ہے تیسرا مربع مین پندرہوان اور سولہوان که ایک ہے

بحر رمل مخبون

هم رمل مخبون همه ارکان او مخبون آید جز رکن اول که سالم شاید و این دلیل است بران که
ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائره و فروع سباعی اند و عروضیان گفته اند که این بحر را
بیج عروض دو ضرب است و بر هفده وزن آمده است هشت مثمن و شش مسدس و دو مربع
دیکھے شنئے با این تفصیلات رمل مخبون ست رکن اوسکے مخبون آتے ہین سوای رکن اول کے
که سالم بھی آتا ہے اور یہه دلیل ہے اس بات پر که ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین ہین یعنی
فعلاتن رکن اصلی نہین ہے دائرے مین بلکه سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع فاعلاتن
سباعی ہے کسواسطے که جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
اور سباعی سے زحاف خبن سداسی بنتی ہین پس معلوم ہوا که اصل سداسی دائرے مین سباعی ہے

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کو پانچ عروض ہین ایک مخبون یا مشعث یعنے
فعلاتن یا مفعولن دوسرا مخبون مقصور یا مخبون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف مقطوع
مخبون یا محذوف اعرج مخبون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اخذ یعنی فاع
یا فع پانچوان مخبون مسبغ یا معری یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مخبون
یعنی فعلاتن دوسری مشعث یعنی مفعولن تیسری مخبون مقصور یعنی فعلان چوتھی مخبون محذوف
فعلن پانچوین مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل ساتوین محذوف
اعرج مخبون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اخذ یعنی فع دسوین
مخبون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھہ مثمن اور چھہ مسدس اور دو مربع اور
ایک منصف اس تفصیل سے **مثمنات** اعروض و ضرب ہر دو مخبون مثالش **شعر** چکنم گر تو
کنم با تو نمیدارد چہ سود ہم بسحر آن حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم **ت مثمنات** پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہے تقطیع یہہ ہے چکنم ہر فعلاتن چکنم
با فعلاتن نمیدا فعلاتن رد چہ سودم فعلاتن بسحر آحی فعلاتن لہ ندانم فعلاتن کز عشقت فعلاتن گریزم
فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہہ ہے سعدی کہتا ہے **شعر** گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم
چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی اور بعضے اس وزن کو سنانزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ
خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے **شعر** رنگ رخسار و دو گوش و خط و قد و خد و عارض و
خال لبت ای سرو پریرو سمن و شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار و بہشت است و ہلال و
طرف چشمہ کوثر کذا فی الحدائق **م ب** عروض مخبون یا مشعث و ضرب مشعث مثالش **بیت**
بدو رخ ماہ تمامی بہ دو زلفک چو عبیری بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی و این وزن را
استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ مسکن وزن اول است **ت** وزن دوسرا عروض مخبون
یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے بدو رخ ما فعلاتن ہ تمامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب فعلاتن شکر و قندی فعلاتن بدو چشمک
فعلاتن بادامی مفعولن اور یہہ وزن استحقاق نہین رکھتا کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین اسواسطے کہ مسکن وزن
اول کا ہے اور مفعولن جو ضرب مین واقع ہے مسکون العین فعلاتن کا ہے **م ج** عروض مخبون مقصور

یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور مثالش شعر منم از عشق تہی ماندہ بہ تیمار زبد درد ٭
کہ برخ ماہ تمام ست وبدل سنگ رخام ٭ وعروض ہمان وضرب مجنون محذوف وبحقیقت ہمان
ست وزن تیسرا عروض مخبون مقصور یعنی فعِلان یا مجنون محذوف یعنی فعِلن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعِلان مثال متن مین لکھی ہو تقطیع اوسکی یہہ ہے منم ازعش فعلاتن قتہی من فعلاتن وبتیما
فعلاتن ربدرد فعِلان کبرخما فعلاتن ہتمامس فعلاتن تبدلسن فعلاتن گرخام فعِلان اور وزن
چوتھا عروض وہی یعنی فعِلان یا فعِلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعِلن اور حقیقت مین وہی وزن ہے
لہذا دوسری مثال کی بھی حاجت نجانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار یعنی فکر و اندیشہ کردن ہے
اور رخام یعنی سخت ہے م ٥ عروض ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن وعروضیان این را
ابتر میخوانند وخطاست مثالش شعر نکشم جور کسے کو زوفا دور بود ٭ ندہم دل بکسے کو نکند دلداری
واگر ضرب مجنون مقصور مسکن باشد حکمش ہمین تواند بود واین وزن ہم استحقاق انفراد ندارد
چہ تفاوت با وزن گذشتہ جز بسبب قافیہ وتسکین یا تحریک نیست ست پانچوان وزن عروض
وہی یعنی فعِلان یا فعِلن اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون العین اور عروضی
اسکو ابتر کہتے ہین یہہ خطا ہے کسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا ہے
بدون خبن کے ان تلفظ مین البتہ ایک سبب ہے مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے
نکشم جو فعِلاتن رکسیکو فعِلاتن زوفا دو فعلاتن بود فعِلن ندہم دل فعلاتن بکسیکو فعلاتن
نکند دل فعِلاتن داری فعِلن واگر ضرب مجنون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان بسکون عین حکم اوسکا
بھی وہی ہوگا جو فعِلن مین کیا گیا اور یہہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جداگانہ ہونیکا
اسواسطے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہین رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے
کہ ایک جگہہ فعِلن بتحرک العین اور ایک جگہہ فعلن بسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے
کہ ایک جگہہ تحریک ہے اور ایک جگہہ تسکین ح وکلام درینجا در نفس وزن ست قطع نظر
از قافیہ وآن از سکون یا ساکن مختلف نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ فتامل م ٩ عروض ہمان
وضرب محذوف مقطوع مجنون مثالش بیت اگر این شود می جان من از درد فراق ٭
بہمہ جور من از عشق تو خوشنود می ٭ وضرب محذوف اعرج مجنون ہمین حکم دارد ست چھٹا وزن

عروض وہی یعنی مجنون مقصور فعلان یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون
یعنی فعل بتحریک عین مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگر مین فعلاتن شودی
جا فعلاتن منبر در فعلاتن و فراق فعلان ہمہ جو فعلاتن رنسر عشق فعلاتن فحشنو فعلاتن دمی
فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعول بھی حکم رکھتی ہے وزن مین کسو اسلیے کہ فقط ایک
ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنو و تعلب خوشنوند و خوشنون کہ وند اور دن دونون کلمے نسبت کے
مین بہار عجم سے کذا فی الغیاث اور اگر بجاے خوشنودی خوش بودی کہیے معنی صاف
ہو جائین ہم رہ عروض محذوف مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون وضرب محذوف اعرج
مجنون برینگونہ بیت ندہد نیز بتو دل شمنی تا نرید * چو یکی را بکنی بکنی ای نگار *
ہمان باشد با ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بودت ساتوان وزن عروض محذوف
مقطوع مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعول اور ضرب محذوف اعرج مجنون
یعنی فعول بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے اوس مین شمن بمعنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہہ کہ کوئی عاشق تجھکو دل نہ دیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بیگناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہہ ہے ندہد نے فعلاتن زبتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن نرید فعل چو یکی را فعلاتن بکنی
بی فعلاتن کنی ای فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتھہ ضرب
مجنون محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا صح عروض محذوف مطموس یا محذوف
احذ وضرب محذوف مطموس برینگونہ بیت دہن کوچک لبون تنگ دل عاشق * نہ کہ چون
حقہ آگندہ بمروارید * و اگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف احذ ہمچنین باشد ت آٹھوان وزن
عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہنی کو فعلاتن چکلبونت فعلاتن گدلی عا فعلاتن شق فع
نکہ چو حق فعلاتن قہ آگن فعلاتن دہ بمر وا فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی فع یا فاع
ساتھہ ضرب محذوف احذ کے یعنی کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہوگا مسدسات ط عروض
مجنون مسبغ یا معری وضرب مسبغ ہی عروض وضرب مجنون معری برینگونہ بیت طرب انگیز
بوی آور بصبوحی * کہ حریف ست و بہارست و جوانی * و این ہر دو یک وزن ست مسدسات

نوان وزن عروض مجنون مسبغ یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے طرنگی فعلاتن زمیا ور فعلاتن بصبوحی فعلاتن کہ لطیفش فعلاتن تہار
فعلاتن بجوانی فعلاتن اور یہہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامداد کشف سے
اور مصطلحات مین شراب پینا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ و ہم کار منتخب اور صراح
اور کنز سے هم یا عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث برینگونہ بیت اگر ایدون کہ ہمی دانش
ورزی ✤ زہمہ خلق نکونامی یابی ✤ واین وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن گذشتہ
است گیارہوان وزن عروض مجنون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی
مفعولن مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے اگر بدو فعلاتن کہ ہمید افعلاتن نشو زری مفعولن
زہمہ خل فعلاتن نکونا فعلاتن می یابی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہین ہے کہ مفرد مقرر
کرین یعنی جداگانہ کہین کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن ہو کر مفعولن
ہوا ہے هم یب عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور برینگونہ بیت
دلم از عشق تو شد خستہ وریش ✤ تو مکن جور برین عاشق خویش ✤ یج عروض ہمان وضرب
مجنون محذوف و بتحقیق ہمان است بارہوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
متحرک العین یا مجنون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک العین
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے دلم از عش فعلاتن قتشد خس فعلاتن تا ریش فعلان تمکن جو
فعلاتن ربری عا فعلاتن شقخیش فعلان تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہہ وہی وزن دوازدہم ہے هم ید عروض
ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن و عروضیان ابتر گویند بسہو واین وزن را ہم استحقاق انفراد نیست
چودہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن
بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہین سہو سے کسواسطے کہ بحذف اور تقطیع ابتر ہوتا ہے
اور یہان خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن دوازدہم
و سیزدہم ہے هم مربعات یہہ عروض مجنون معری یا مسبغ وضرب مسبغ برینگونہ بیت